Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Special Seerah Issue 2026

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)

Published:
August 31, 2026

The Role of the Prophetic Seerah ﷺ in Shaping the Character of the Younger Generation

نوجوان نسل کی کردار سازی میں سیرتِ نبوی ﷺ کا کردار

Mehdi Zaman
M.Phil. Scholar, Institute of Islamic Studies and Shariah, MY University, Islamabad, Pakistan
Contact: +92 336 5438358

Abstract

The youth is the most dynamic and intellectual asset of any society, serving as the guarantor of civilizational development. From an Islamic perspective, youth is the most crucial phase during which an individual's character solidifies. The material progress of the contemporary era has plunged humanity into severe intellectual and moral crises. Today, modern academic education alone is insufficient for the genuine character building of the youth. Until education is fundamentally rooted in Islamic ethics and divine revelation, its true objective cannot be realized.

For this intellectual and moral training, seeking guidance from the Seerah (life and teachings) of the Prophet Muhammad (PBUH) is the ultimate and definitive path. The sacred *Seerah* is not merely a collection of historical events; rather, it is a comprehensive code of life. Just as the Prophet (PBUH) laid the foundation of a magnificent civilization by nurturing the Companions (RA), the study of his *Seerah* today continues to equip the youth with intellectual balance, steadfastness, and superior moral values. It is only by aligning our educational system with the teachings of the *Seerah* that we can develop the youth into responsible, active, and highly moral citizens, thereby guaranteeing their ultimate success in this world and the Hereafter.

Keywords: Youth Generation, Character Building, Seerah of the Prophet (PBUH), Islamic Ethics, Educational System

تمہید

نوجوان نسل معاشرے کا سب سے متحرک اور فکری اثاثہ ہے جو تہذیبی نشوونما کی ضامن ہے۔ اسلامی نقطہ نظر سے جوانی وہ اہم ترین مرحلہ ہے جس میں انسان کا کردار پختہ ہوتا ہے۔ عصرِ حاضر کی مادی ترقی نے انسانیت کو شدید فکری اور اخلاقی بحرانوں سے دوچار کیا ہے۔ آج محض جدید نصابی تعلیم نوجوانوں کی حقیقی کردار سازی کے لیے ناکافی ہے۔ جب تک تعلیم کی بنیاد اسلامی اخلاقیات اور وحیِ الٰہی پر نہیں رکھی جاتی، اس کا اصل نصب العین حاصل نہیں ہو سکتا۔

اس فکری و اخلاقی تربیت کے لیے سیرتِ نبوی ﷺ سے رہنمائی حاصل کرنا ہی حتمی راستہ ہے۔ سیرتِ طیبہ محض تاریخ نہیں بلکہ ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے۔ جس

OPEN ACCESS
CC BY

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: August 31, 2026

طرح رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرامؓ کی تربیت کر کے ایک عظیم تہذیب کی بنیاد رکھی، اسی طرح آج بھی سیرت کا مطالعہ نوجوانوں کو فکری توازن، استقامت اور اعلیٰ اخلاق فراہم کرتا ہے۔ اپنے تعلیمی نظام کو سیرتِ طیبہ سے ہم آہنگ کر کے ہی ہم نوجوانوں کو باکردار، ذمہ دار اور فعال شہری بنا سکتے ہیں، جو ان کی دنیاوی اور اخروی کامیابی کی حتمی ضمانت ہے۔

مسئلہ تحقیق اور عصرِ حاضر کے چیلنجز

بیسویں صدی کے اواخر اور اکیسویں صدی کے آغاز میں رونما ہونے والے تیز رفتار تکنیکی ارتقاء، عالمگیریت، اور ڈیجیٹل دور نے نوجوانوں کی زندگیوں میں گہری تبدیلیاں پیدا کی ہیں۔ اگرچہ ٹیکنالوجی نے ترقی کے بے شمار مواقع فراہم کیے ہیں، لیکن ساتھ ہی نوجوانوں کو سنگین اخلاقی، نفسیاتی اور سماجی چیلنجز کا سامنا بھی ہے۔ ان چیلنجز میں ڈیجیٹل شناخت کا بحران، آن لائن سماجی دباؤ، ٹیکنالوجی کی غیر معمولی دلچسپی، اور معلومات کی کثرت شامل ہیں۔ مزید برآں، اخلاقی نسبیت پسند اور مادی مسابقت نے نوجوان نسل کے ذہنی و نفسیاتی توازن اور مذہبی تشخص کو شدید فکری بحرانوں سے دوچار کر دیا ہے۔ آج کا نوجوان اس الجھن کا بھی شکار ہے کہ آیا جدید سیکولر تعلیمی نظام اور اسلامی اصولوں کے درمیان کوئی ہم آہنگی ممکن ہے یا نہیں۔ اس صورتحال نے ایک ایسے شدید اخلاقی اور تعلیمی بحران کو جنم دیا ہے جس کے نتیجے میں نئی نسل میں ہمدردی، سماجی ذمہ داری، اور روایتی اقدار تیزی سے دم توڑ رہی ہیں۔

سیرتِ نبوی ﷺ بطورِ اسوہ حسنہ

ان ہمہ گیر عصری بحرانوں سے نمٹنے کے لیے سیرتِ نبوی ﷺ کا تربیتی، علمی اور عملی منہج ایک ابدی اور متحرک اسوہ حسنہ کے طور پر ابھرتا ہے۔ انسانی نفسیات اور سیرتِ طیبہ ﷺ کا گہرا مطالعہ یہ ثابت کرتا ہے کہ نبی کریم ﷺ کی تعلیمات نہ صرف روحانی اور اخلاقی رہنمائی فراہم کرتی ہیں، بلکہ انسانی ذہن، رویوں اور نفسیاتی صحت کی تشکیل میں بھی بنیادی کردار ادا کرتی ہیں۔ ڈاکٹر محمود احمد غازی کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے نوجوانوں کی تربیت کے لیے جو نفسیاتی اور سماجی اسلوب اختیار کیا، وہ انسانی فطرت کے عین مطابق تھا اور اس نے ایک ایسی نسل تیار کی جس نے پوری دنیا کا نقشہ بدل دیا۔[1]

رسول اللہ ﷺ کی سیرت محض ایک جامد اخلاقی حوالہ نہیں ہے، بلکہ یہ ایک ایسا مکمل اور ہمہ گیر 'تعلیمی پیراڈائم' ہے جو کردار سازی کے عمل میں ایمان، علم، اور عمل کو ایک ہی لڑی میں پرو دیتا ہے۔ یہ نبوی طریقۂ تربیت نوجوانوں کی بیک وقت ذہنی، اخلاقی، اور روحانی نشو و نما کرتا ہے، اور تعلیم کے اس پہلو کو اجاگر کرتا ہے جو

1۔ محمود احمد غازی، محاضراتِ سیرت (لاہور: الفیصل ناشران، 2007)، 61

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Special Seerah Issue 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
August 31, 2026

جدید مادی نظامِ تعلیم میں عموماً نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی چار بنیادی صفات صداقت، امانت، تبلیغ، اور فطانۃ عصر حاضر کے ڈیجیٹل چیلنجز کا راست حل پیش کرتی ہیں۔ مثال کے طور پر، صفتِ 'صداقت' صحت مند ڈیجیٹل لٹریسی کی بنیاد فراہم کرتی ہے۔

'امانت' ٹیکنالوجی کے ذمہ دارانہ استعمال کا درس دیتی ہے، 'تبلیغ' مثبت ابلاغ کی رہنمائی کرتی ہے، اور 'فطانت' ٹیکنالوجی کے دانشمندانہ استعمال کی ترغیب دیتی ہے۔[2]

اس کے علاوہ، سیرتِ طیبہ ﷺ معاشرتی اصلاح کے لیے نوجوانوں کو متحرک ایجنٹس کے طور پر تیار کرتی ہے، جو روحانی دیانت اور عملی جدوجہد کے ذریعے دورِ حاضر کے مسائل، جیسے منظم ناانصافی اور معاشرتی انتشار کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔[3]

علامہ سید سلیمان ندوی کی تحقیق کے مطابق،

سیرتِ پاک کا پیغام زمان و مکان کی قید سے آزاد ہے اور ہر دور کے چیلنجز کا عملی جواب پیش کرتا ہے۔[4]

مقالے کا دائرہ کار

یہ مقالہ اس بات کا جامع اور تجزیاتی جائزہ پیش کرے گا کہ کس طرح سیرتِ نبوی ﷺ کے تربیتی اصولوں کو بروئے کار لاتے ہوئے موجودہ دور کے نوجوانوں کو فکری، اخلاقی اور نفسیاتی بحرانوں سے نکالا جا سکتا ہے، اور کس طرح ان اصولوں کو جدید تعلیمی اور سماجی ڈھانچے میں نافذ کیا جا سکتا ہے۔

تحقیقی مقاصد

اس تحقیق کے بنیادی مقاصد درج ذیل ہیں:

1. نوجوانوں کی نشو و نما اور کردار سازی کے لیے سیرتِ نبوی ﷺ کے تعلیمی، روحانی اور نفسیاتی اصولوں خصوصاً تربیت، تعلیم، اور تادیب کا تجزیہ کرنا۔
2. عصرِ حاضر کے ڈیجیٹل اور ورچوئل دور میں نوجوانوں کو درپیش اخلاقی اور نفسیاتی بحرانوں کے تدارک کے لیے ایک "تطبیقی نبوی قائدانہ ماڈل" کرنا جو ایک مؤثر "اخلاقی الگورتھم" کے طور پر کام کر سکے۔
3. نوجوانوں کو بااختیار بنانے، ان کی صلاحیتوں کو نکھارنے اور انہیں کلیدی سماجی و ریاستی کردار تفویض کرنے کی نبوی حکمتِ عملی کا جدید تعلیمی و تنظیمی نظام میں عملی اطلاق دریافت کرنا۔

سیرتِ نبوی ﷺ اور کردار سازی

2 Paramita and Chusairi, "THE EXEMPLARY CHARACTER OF PROPHET MUHAMMAD," 40.
3 Tanveer Qasim, Abdul Ghaffar, and Waqas Ali Haider, "Empowered by Prophetic (PBUH) Guidance," Advance Social Science Archive Journal 3, no. 2 (2025): 712.
4 ۔ سید سلیمان ندوی، خطباتِ مدراس (کراچی: مجلس نشریاتِ اسلام، 2002)، 57۔

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Special Seerah Issue 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
August 31, 2026

قرآن مجید نے نوجوانوں کی کردار سازی اور نظریاتی پختگی کے حوالے سے ایک انتہائی واضح، جامع اور دوٹوک تصور پیش کیا ہے۔ سیرتِ نبوی ﷺ قرآن مجید کی عملی تفسیر ہے۔

الف۔اسوۂ حسنہ کی مرکزیت:

سورۃ الاحزاب میں رسول اللہ ﷺ کی ذات کو ہر دور کے انسان، بالخصوص نوجوانوں کے لیے رول ماڈل قرار دیا گیا ہے:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ[5]

ترجمہ: "یقیناً تمہارے لیے رسول اللہ (ﷺ) کی ذات میں ایک بہترین نمونہ ہے..."

یہ آیت مبارکہ اگرچہ ایک خاص موقع پر نازل ہوئی لیکن اپنے الفاظ کے اعتبار سے عام ہے اور اس موقع کے علاوہ بھی سیّد المرسلین صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سیرتِ طیبہ کے ان تمام اُمور میں پیروی کا حکم ہے جو آپ کی خصوصیت نہیں ہیں۔ یہ فرمان محض ایک نظریاتی یا علامتی حوالہ نہیں ہے، بلکہ یہ ایک زندہ اور متحرک 'تعلیمی نمونہ' ہے جو ایمان، علم، اور عمل کو روزمرہ کی زندگی میں مکمل طور پر یکجا کرتا ہے۔ صحابہ کرام کی زندگی میں دیکھا جائے تو ان کی زندگی کا ہر لمحہ حضور ﷺ کی اطاعت اور پیروی میں گزرتا تھا، جیسا کہ اسد الغابہ میں مذکور ہے

حضرت محمد بن اسلم رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ نہایت بڑی عمر کے صحابی تھے، لیکن جب بازار سے پلٹ کر گھر آتے اور چادر اتارنے کے بعد یاد آتا کہ انہوں نے مسجدِ نبوی میں نماز نہیں پڑھی تو کہتے کہ خدا کی قسم! میں نے رسولُ اللہ ﷺ کی مسجد میں نماز نہیں پڑھی، حالانکہ حضور اقدس ﷺ نے ہم سے فرمایا تھا کہ جو شخص مدینہ میں آئے تو جب تک اس مسجد میں دو رکعت نماز نہ پڑھ لے گھر واپس نہ جائے، یہ کہہ کر چادر اٹھاتے اور مسجدِ نبوی میں دو رکعت نماز پڑھ کے گھر واپس آتے۔[6]

ب۔ حق کی تلاش اور نوجوانوں کا استقامت پسند کردار:

قرآن مجید میں جوانی کی توانائی کو حق کی تلاش اور معاشرتی بگاڑ کے خلاف ڈٹ جانے کے لیے ایک مثالی نمونے کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ اصحابِ کہف کا واقعہ اس کی روشن ترین دلیل ہے۔ قرآن مجید ان نوجوانوں کی استقامت کو یوں بیان فرماتا ہے:

5۔ القرآن: 31/33

6۔ ابی الحسن علی بن محمد الجزری، اسد الغابہ (بیروت: دار الفکر، س ن)، ۵: ۸۰

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Special Seerah Issue 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: August 31, 2026

نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ نَبَاَهُمْ بِالْحَقِّ اِنَّهُمْ فِتْيَةٌ اٰمَنُوْا بِرَبِّهِمْ وَ زِدْنٰهُمْ هُدًى[7]

ترجمہ: "(اے حبیب!) ہم آپ کو ان کا حال صحیح صحیح سناتے ہیں، بیشک وہ (چند) نوجوان تھے جو اپنے رب پر ایمان لائے اور ہم نے ان کے لئے (نورِ) ہدایت میں اور اضافہ فرما دیا"۔

اس آیت میں لفظ "فِتْيَةٌ" (نوجوانوں کی جماعت) کا استعمال خاص اہمیت کا حامل ہے۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جوانی کا دور معاشرتی دباؤ کا شکار ہونے کے بجائے نظریاتی پختگی اور حق پر قائم رہنے کا دور ہے۔ کردار سازی کا یہ قرآنی تصور اس بات کی نفی کرتا ہے کہ نوجوان لاپرواہ ہوتے ہیں، بلکہ یہ بتاتا ہے کہ اگر نوجوان اپنے رب سے سچا تعلق جوڑ لیں تو ان کی روحانی اور عقلی استعداد میں اللہ کی طرف سے خصوصی اضافہ (زِدْنٰهُمْ هُدًى) کیا جاتا ہے۔

عصرِ حاضر کے اخلاقی چیلنجز اور ڈیجیٹل دور کا نوجوان

اکیسویں صدی کا نوجوان ایک ایسے دور سے گزر رہا ہے جس پر بے تحاشا تکنیکی ترقی کا غلبہ ہے۔ اگرچہ ان جدید ڈیجیٹل رجحانات نے علم تک رسائی کو حیرت انگیز حد تک آسان بنایا ہے، لیکن اس کے ساتھ ہی ایک گہرا اخلاقی اور روحانی بحران بھی پیدا کیا ہے۔

میکانکی نظامِ تعلیم اور روحانی خلا:

جدید نظامِ تعلیم کا سب سے بڑا المیہ یہ ہے کہ وہ ایک ایسے 'میکانکی نمونے' پر کام کر رہا ہے جہاں علم اور معلومات کو اخلاقی اقدار اور روحانیت سے بالکل الگ کر دیا گیا ہے۔ اس کا خطرناک نتیجہ یہ نکلا ہے کہ آج کا نوجوان ذہنی اور تکنیکی طور پر تو بہت آگے ہے، لیکن اس کے اندر ہمدردی کا فقدان، ڈیجیٹل دنیا میں اخلاقی گراوٹ، اور سماجی تنہائی جیسے مسائل شدت اختیار کر چکے ہیں۔

ڈیجیٹل انحصار اور نبوی ﷺ ترغیب کا تقابل:

عصرِ حاضر کا نوجوان ورچوئل رئیلٹی اور سوشل میڈیا کے نشے کا شکار ہو کر اپنا قیمتی وقت اور توانائیاں ضائع کر رہا ہے۔ اس چیلنج سے نمٹنے کے لیے سیرتِ طیبہ میں نوجوانوں کو ایک عظیم کائناتی انعام اور روحانی محرک فراہم کیا گیا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي ظِلِّهِ، يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ: إِمَامٌ عَادِلٌ، وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللَّهِ، وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ فِي خَلَاءٍ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ، وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسْجِدِ، وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللَّهِ، وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ إِلَى نَفْسِهَا، قَالَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ، وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ، فَأَخْفَاهَا حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا صَنَعَتْ يَمِينُهُ." [8]

7 ۔ القرآن: 14/18
8 ۔ صحیح البخاری، محمد بن اسماعیل بخاری ،صحیح بخاری (الریاض :دارالسلام للنشر والتوزیع، ۱۴۱۹ھ)الرقم: 660

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Special Seerah Issue 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
August 31, 2026

سات آدمی ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے عرش کے نیچے سایہ دے گا جبکہ اس کے عرش کے سایہ کے سوا اور کوئی سایہ نہیں ہوگا۔ عادل حاکم، نوجوان جس نے اللہ کی عبادت میں جوانی پائی، ایسا شخص جس نے اللہ کو تنہائی میں یاد کیا اور اس کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑے، وہ شخص جس کا دل مسجد میں لگا رہتا ہے، وہ آدمی جو اللہ کے لیے محبت کرتے ہیں، وہ شخص جسے کسی بلند مرتبہ اور خوبصورت عورت نے اپنی طرف بلایا اور اس نے جواب دیا کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں اور وہ شخص جس نے اتنا پوشیدہ صدقہ کیا کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی پتہ نہ چل سکا کہ دائیں نے کتنا اور کیا صدقہ کیا ہے

ایک ایسے دور میں جہاں سکرین کی کشش اور مادی لذتیں نوجوانوں کو گمراہی کی طرف بلا رہی ہوں، یہ حدیث ایک زبردست نفسیاتی تریاق کا کام کرتی ہے۔ اپنی سرکش امنگوں پر قابو پا کر خود کو اللہ کی فرمانبرداری میں ڈھال لینا ایک کٹھن مجاہدہ ہے، جس کا صلہ عرش کا سایہ مقرر کیا گیا ہے۔ یہ نبوی اصول نوجوانوں کو عارضی اور کھوکھلی ڈیجیٹل تسکین کے بجائے ایک اعلیٰ اور ابدی مقصد کے حصول کی طرف راغب کرتا ہے۔

سیرت کی روشنی میں نوجوانوں کی فکری، نفسیاتی اور سماجی تربیت

رسول اللہ ﷺ نے اپنے دور کے نوجوانوں کی تربیت کے لیے صرف زبانی نصائح پر اکتفا نہیں کیا، بلکہ ان کی فکری، نفسیاتی اور عملی صلاحیتوں کو گہرائی سے سمجھا اور انہیں پروان چڑھایا۔

جذباتی تحفظ اور قائدانہ صلاحیتوں کی بیداری:

نبوی طرزِ تربیت کی سب سے خوبصورت خصوصیت یہ تھی کہ آپ ﷺ نوجوانوں کے جذبات، ان کی گھر سے دوری کے احساس اور ان کی نفسیات کا کمال درجہ خیال رکھتے تھے۔ نوجوان صحابی حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کا واقعہ اس کی ایک شاندار اور جامع عملی نظیر ہے:

أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفَرٍ مِنْ قَوْمِي، فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِينَ لَيْلَةً وَكَانَ رَحِيمًا رَفِيقًا، فَلَمَّا رَأَى شَوْقَنَا إِلَى أَهَالِينَا، قَالَ:" ارْجِعُوا فَكُونُوا فِيهِمْ وَعَلِّمُوهُمْ وَصَلُّوا، فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ." [9]

میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنی قوم (بنی لیث) کے چند آدمیوں کے ساتھ حاضر ہوا اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت شریف میں بیس راتوں تک قیام کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بڑے رحم دل اور ملنسار تھے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے اپنے گھر پہنچنے کا شوق محسوس کر لیا تو فرمایا کہ اب تم جا سکتے ہو۔ وہاں جا کر اپنی قوم کو دین سکھاؤ اور (سفر میں) نماز پڑھتے رہنا۔ جب نماز کا وقت آ جائے تو تم میں سے ایک شخص اذان دے اور جو تم میں سب سے بڑا ہو وہ امامت کرائے۔

اس واحد حدیث میں نوجوانوں کی کردار سازی کے تین جدید ترین اصول مضمر ہیں:

9۔ محمد بن اسماعیل بخاری ،صحیح بخاری (الریاض :دار السلام للنشر والتوزیع، ۱۴۱۹ھ)،الرقم:213

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Special Seerah Issue 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: August 31, 2026

1. **(ہمدردانہ طرزِ عمل):** آپ ﷺ نے نوجوانوں کے دل میں چھپے ہوئے گھر کی یاد کے احساس کو خود محسوس کیا (رَفِيقًا رَحِيمًا)۔ یہ اساتذہ اور مربیوں کے لیے درس ہے کہ جب تک وہ نوجوانوں کے ساتھ جذباتی اور نفسیاتی سطح پر نہیں جڑیں گے، تربیت مؤثر نہیں ہو سکتی۔
2. **(بااختیار بنانا):** آپ ﷺ نے ان نوجوانوں کو محض طالب علم بنا کر نہیں رکھا، بلکہ 20 دن کی مختصر تربیت کے بعد ہی انہیں ان کے علاقوں کا معلم اور قائد بنا کر بھیج دیا (فَعَلِّمُوهُمْ وَمُرُوهُمْ)۔ یہ نوجوانوں پر اعتماد کرنے اور انہیں سماجی ذمہ داریاں (مسئولیتِ انسانیہ) سونپنے کی بہترین مثال ہے۔
3. **تربیت:** جدید تحقیقات تصدیق کرتی ہیں کہ کردار سازی کا یہ عظیم الشان نبوی خاکہ تین بنیادی ارکان پر استوار ہے: "تربیت" (جسمانی اور روحانی نشوونما)، "تعلیم" (علم وادراک)، اور "تادیب" (ادب اور اخلاق)۔ ان تینوں عناصر کا عملی مجموعہ نوجوانوں کو معاشرے کا ایک باشعور، ہمدرد اور بااعتماد رہنما بناتا ہے۔

معاشرتی اصلاح اور قیادت سازی میں نوجوان صحابہ کا کردار

سیرتِ نبوی ﷺ اس حقیقت کی سب سے بڑی اور روشن گواہ ہے کہ جب نوجوانوں کو درست نظریاتی اور نفسیاتی بنیاد فراہم کر دی جائے، تو وہ معاشرتی اصلاح اور تہذیبی تجدید کا ہراول دستہ بن جاتے ہیں۔[^11] ابتدائی اسلامی تاریخ پر نظر دوڑائیں تو یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اسلام کی دعوت کو سب سے زیادہ اور سب سے پہلے نوجوان طبقے نے ہی قبول کیا۔

تاریخی شواہد اور نوجوان صحابہ کا کردار:

مکہ کے کٹھن ترین دور میں جب مخالفتوں کا طوفان برپا تھا، نبی کریم ﷺ پر ایمان لانے والوں کی اکثریت نوجوانوں پر مشتمل تھی۔ حضرت علیؓ کی عمر قبولِ اسلام کے وقت قریباً 10 سال، حضرت ارقمؓ کی 11 سال، حضرت زبیر بن العوامؓ کی 16 سال، حضرت طلحہ بن عبیداللہؓ کی 17 سال اور حضرت مصعب بن عمیرؓ جیسے بے مثال سفیر کی عمر 20 سال کے لگ بھگ تھی۔[^12] ان نوجوانوں نے مکہ کے مروجہ باطل نظام کو چیلنج کیا، حبشہ و مدینہ کی ہجرتیں کیں اور میدانِ جنگ میں قیادت کی۔

نفسیاتی مضبوطی اور فیصلہ سازی کا اعتماد:

رسول اللہ ﷺ نے نوجوانوں کی فکری اور نفسیاتی تربیت اس انداز میں کی کہ ان کے دلوں سے ہر قسم کا دنیاوی دباؤ اور خوف ختم ہو گیا۔ انہیں توکل اور اللہ کی حاکمیت کا ایسا درس دیا جو آج کے دور میں نفسیاتی دباؤ کا سب سے مؤثر علاج ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی مشہور زمانہ حدیث اس کی بہترین مثال ہے:

يَا غُلَامُ , " إِنِّي أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ: احْفَظْ اللَّهَ يَحْفَظْكَ احْفَظْ اللَّهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ إِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللَّهَ وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللَّهِ، وَاعْلَمْ أَنَّ الْأُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلَى أَنْ يَنْفَعُوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَنْفَعُوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللَّهُ لَكَ، وَلَوِ اجْتَمَعُوا عَلَى أَنْ يَضُرُّوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَضُرُّوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَيْكَ، رُفِعَتِ الْأَقْلَامُ وَجَفَّتِ

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Special Seerah Issue 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: August 31, 2026

الصُّحُفُ[10]

اے لڑکے! بیشک میں تمہیں چند اہم باتیں بتلا رہا ہوں: تم اللہ کے احکام کی حفاظت کرو، وہ تمہاری حفاظت فرمائے گا، تو اللہ کے حقوق کا خیال رکھو اسے تم اپنے سامنے پاؤ گے، جب تم کوئی چیز مانگو تو صرف اللہ سے مانگو، جب تو مدد چاہو تو صرف اللہ سے مدد طلب کرو، اور یہ بات جان لو کہ اگر ساری امت بھی جمع ہو کر تمہیں کچھ نفع پہنچانا چاہے تو وہ تمہیں اس سے زیادہ کچھ بھی نفع نہیں پہنچا سکتی جو اللہ نے تمہارے لیے لکھ دیا ہے، اور اگر وہ تمہیں کچھ نقصان پہنچانے کے لیے جمع ہو جائے تو اس سے زیادہ کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتی جو اللہ نے تمہارے لیے لکھ دیا ہے، قلم اٹھا لیے گئے اور (تقدیر کے) صحیفے خشک ہو گئے ہیں

یہ حدیث نوجوانوں کے اندر خود اعتمادی، حق پر ڈٹ جانے کی قوت اور فیصلہ سازی کی بھرپور صلاحیت بیدار کرتی ہے۔ آج کے دور کا نوجوان جو اپنے مستقبل کے حوالے سے عدم تحفظ کا شکار رہتا ہے، اس کے لیے اس نبوی منہج سے بڑھ کر کوئی اور رہنمائی نہیں ہو سکتی۔

سیرتِ نبوی ﷺ کو کردار سازی میں عملی طور پر نافذ کرنے کے لائحہ عمل اور طریقے

کسی بھی معاشرے یا فرد کی کردار سازی کے لیے محض نظریاتی مباحث کافی نہیں ہوتے، بلکہ ایک ایسے عملی لائحہ عمل کی ضرورت ہوتی ہے جس کے ذریعے ان نظریات کو روزمرہ زندگی کا حصہ بنایا جا سکے۔ سیرتِ نبوی ﷺ انسانیت کے لیے وہ واحد کامل ضابطہ ہے جس کے عملی نفاذ سے نوجوان نسل اور معاشرے کی بہترین فکری و اخلاقی تربیت ممکن ہے۔ اس باب میں ان طریقوں اور ذرائع کا تفصیلی جائزہ لیا گیا ہے جن کی مدد سے سیرتِ طیبہ کو کردار سازی کا لازمی حصہ بنایا جا سکتا ہے۔

ا۔ تعلیمی نصاب اور نظامِ تربیت میں سیرت کا انضمام

تعلیمی ادارے اور نصاب کسی بھی قوم کی ذہنی و فکری آبیاری کا سب سے مؤثر ذریعہ ہوتے ہیں۔ سیرتِ طیبہ کو محض ایک تاریخی واقعے یا مضمون کے طور پر پڑھانے کے بجائے اسے کردار سازی کے ایک زندہ ضابطے کے طور پر متعارف کروانا وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔ جب تک نصابِ تعلیم کا مقصود محض معلومات کی فراہمی کے بجائے انسان کی داخلی تطہیر اور اخلاقی تربیت نہیں ہوگا، تب تک ایک صالح معاشرے کی تشکیل محض ایک خواب ہی رہے گی۔ قرآن مجید میں رسول اللہ ﷺ کی بعثت کے بنیادی مقاصد بیان کرتے ہوئے ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ"[11]

اور وہ ان کا تزکیہ کرتا ہے اور انہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے

اس آیت کی تفسیر میں صاحب تفسیر خازن لکھتے ہیں

10 ۔ محمد بن عیسیٰ الترمذی، سنن ترمذی (بیروت: دار التاصیل، 2016)، الرقم: 2516

11۔ القرآن: 129/2

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Special Seerah Issue 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: August 31, 2026

اس آیت سے صحابہٴ کرام کی بھی شان معلوم ہوئی کہ حضور اکرم ﷺ نے جن کو کتاب وحکمت سکھائی اور جنہیں پاک وصاف کیا ان کے اولین مصداق صحابہ ہی تو تھے۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ پورا قرآن آسان نہیں ورنہ اس کی تعلیم کے لئے حضور انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نہ بھیجے جاتے۔ جو کہے کہ قرآن سمجھنا بہت آسان ہے اسے کسی بڑے عالم کے پاس لے جائیں، پندرہ منٹ میں حال ظاہر ہو جائے گا۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ قرآن کے ساتھ حدیث کی بھی ضرورت ہے۔ '' اَلْحِکْمَۃَ ''کا ایک معنٰی سنت بھی کیا گیا ہے جیسا کہ مشہور مفسر حضرت قتادہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا کہ حکمت سنت ہی ہے۔[12]

اسی طرح اخلاقی تربیت کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے نبی کریم ﷺ کا فرمانِ عالی شان ہے:

"إِنَّمَا بُعِثْتُ لِأُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْأَخْلَاقِ" [13]

مجھے اعلیٰ اخلاق کی تکمیل کے لیے ہی بھیجا گیا ہے

ان قرآنی اور نبوی دلائل سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچتی ہے کہ تعلیم کا اصل جوہر تزکیۂ نفس اور اعلیٰ اخلاق کی ترویج ہے۔ اس کا عملی نفاذ اس طرح ممکن ہے کہ درس گاہوں کے نصاب میں دیانت، امانت، رواداری، اور عدل وانصاف جیسے نبوی اوصاف کو محض حفظ کروانے کے بجائے طلبہ کو ان پر عمل کرنے کی عملی مشق کروائی جائے۔ اساتذہ کا اپنا کردار اور تعلیمی اداروں کا ماحول ایسا ہونا چاہیے جو براہِ راست سیرتِ مصطفی ﷺ کی عکاسی کرے۔

۲۔ خاندانی ماحول اور والدین کا عملی نمونہ

خاندان وہ اولین درس گاہ ہے جہاں سے انسان کی اخلاقی و فکری بنیادیں استوار ہوتی ہیں۔ بچوں کی کردار سازی میں والدین کا رویہ، گفتار اور گھر کا ماحول خشتِ اول کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اگر گھر کے اندر سیرتِ نبوی ﷺ کا عملی نمونہ موجود ہو تو نئی نسل شعوری اور لاشعوری طور پر خود بخود ان اعلیٰ اقدار کو اپنے اندر جذب کر لیتی ہے اور خارجی معاشرتی بگاڑ ان پر اثر انداز نہیں ہو پاتا۔ خاندانی تربیت اور والدین کے اثر ورسوخ کے حوالے سے رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

"كُلُّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الفِطْرَةِ، فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ، أَوْ يُنَصِّرَانِهِ، أَوْ يُمَجِّسَانِهِ" [14]

ہر بچہ دینِ فطرت پر پیدا ہوتا ہے، پھر اس کے والدین اسے یہودی، نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہیں

قرآنِ پاک میں بھی اہلِ خانہ کی تربیت کا حکم دیتے ہوئے فرمایا گیا:

"قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا" [15]

12۔ علی بن محمد بن ابراہیم، تفسیر خازن (بیروت: دار لکتب العلمیہ، ۱۹۹۵) :۱۲۹، ۱ / ۹۲

13۔ شہاب الدین القضاعی، مسند الشہاب (لاہور: مکتبہ اسلامیہ، 2016)، الرقم:1165

14۔ مسلم بن حجاج القشیری، صحیح مسلم (لاہور: شبیر برادرز، ۲۰۰۷)، الرقم:6755

15۔ القرآن:6/66

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Special Seerah Issue 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: August 31, 2026

اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ، سورہ التحریم:٦

ان احادیث اور آیاتِ مبارکہ کی روشنی میں یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ والدین کی تربیت ہی بچے کے عقیدے اور کردار کی سمت کا تعین کرتی ہے۔ لہٰذا عملی نفاذ کا بنیادی تقاضا یہ ہے کہ والدین گھروں میں رسول اللہ ﷺ کی سیرت کا باقاعدہ مطالعہ کریں، بچوں کو صحابہ کرامؓ کے قصے سنائیں اور اپنی روزمرہ زندگی میں عفوودر گزر، سچائی اور باہمی محبت کے نبوی اصولوں کو اپنا کر بچوں کے لیے ایک بہترین اور سچا عملی نمونہ پیش کریں۔ رسول اللہ ﷺ کی حدیث مبارکہ ہے

حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے، سیّد المرسلین ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اپنی اولاد کو سات سال کی عمر میں نماز پڑھنے کا حکم دو اور جب وہ دس سال کے ہو جائیں تو انہیں مار کر نماز پڑھاؤ اور ان کے بستر الگ کر دو۔[16]

۳۔ معاشرتی اور سماجی رویوں کی اصلاح

ایک انسان جس معاشرے میں سانس لیتا ہے، اس کے اثرات قبول کرنا ایک طبعی اور فطری امر ہے۔ معاشرے میں پنپنے والی برائیوں کا سدِ باب کرنے اور مثبت اقدار کو رواج دینے کے لیے سیرتِ نبوی ﷺ کی تعلیمات کو سماجی رویوں اور روزمرہ معاملات کا حصہ بنانا انتہائی ناگزیر ہے۔ انفرادی نیکی اسی وقت ثمر آور ہوتی ہے جب پورا معاشرہ اجتماعی طور پر اخلاقیات کا پاسبان بن جائے۔ قرآنِ کریم کا فرمان ہے:

"وَلْتَكُن مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ" [17]

اور تم میں ایک گروہ ایسا ہونا چاہیے جو بھلائی کی طرف بلائے اور نیک کاموں کا حکم دے اور برے کاموں سے روکے

رسول اللہ ﷺ نے ایک بہترین معاشرے کی مثال دیتے ہوئے فرمایا:

الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا [18]

مومن، مومن کے لیے عمارت کی طرح ہے جس کا ایک حصہ دوسرے حصے کو مضبوط کرتا ہے

اس قرآنی حکم اور فرمانِ نبوی ﷺ کی تکمیل کے لیے ضروری ہے کہ معاشرے کے باشعور افراد، علمائے کرام اور مفکرین اپنے اپنے دائرہ کار میں سیرتِ طیبہ کی روشنی میں لوگوں کی فکری رہنمائی کریں۔ مساجد کے منبر و محراب، مجالس اور سماجی تقریبات میں اخوت، مساوات، ایفائے عہد اور ہمدردی کے نبوی اصولوں پر زور

16 ۔ ابوداود سلیمان بن اشعث، أبوداود في السنن، (لاہور، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، ٢٠١٢)، ١: ٢٠٨، الرقم: ٤٩٥

17۔ القرآن: 104/3

18۔ احمد بن شعیب بن علی نسائی، سنن نسائی (کراچی: ضیاالقرآن پبلی کیشنز، 2012)، الرقم: 2561

OPEN ACCESS CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Special Seerah Issue 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: August 31, 2026

دیاجائے، تاکہ ایک ایسا محفوظ اور پرامن معاشرہ تشکیل پائے جہاں ہر فرد دوسرے کی جان، مال اور عزت کا محافظ ہو۔

۴. ذرائع ابلاغ کا مؤثر اور مثبت استعمال

موجودہ دور میں ابلاغ کے مختلف ذرائع انسان کے ذہن اور نظریات کو تسخیر کرنے کا سب سے طاقتور اور تیز ترین ہتھیار بن چکے ہیں۔ نوجوان نسل کی اکثریت اپنا بیشتر وقت انھی ذرائع پر صرف کرتی ہے۔ اگر ان ذرائع کی سمت اور مواد کو درست کر دیا جائے، تو یہ سیرتِ نبوی ﷺ کے پیغام کو گھر گھر پہنچانے اور نوجوان نسل کی کردار سازی میں ایک بے نظیر انقلاب برپا کر سکتے ہیں۔ علم اور حق بات کو دوسروں تک پہنچانے کے حوالے سے فرمانِ نبوی ﷺ ہے:

"بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً" [19]

میری طرف سے پہنچادو، اگرچہ ایک آیت ہی کیوں نہ ہو

حکمت اور خوبصورت انداز میں دعوت دینے کے متعلق قرآن مجید میں ارشاد ہے:

ادْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ [20]

اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت اور بہترین نصیحت کے ساتھ بلاؤ

ان الہامی احکامات کے تحت، یہ ہماری اجتماعی ذمہ داری ہے کہ ابلاغ کے جدید ترین اور مؤثر ذرائع کو سیرت کی ترویج کا ذریعہ بنایا جائے۔ تحریری، بصری اور سمعی ذرائع کے ذریعے رسول اللہ ﷺ کے حسنِ سلوک، طرزِ حکمرانی، برداشت اور نوجوانوں کے ساتھ شفقت بھرے رویے کو جدید، پرکشش اور سائنسی انداز میں پیش کیا جانا چاہیے، تاکہ نوجوان نسل اسے فرسودہ تصور کرنے کے بجائے دورِ حاضر کے مسائل کا حتمی حل سمجھے اور اسے اپنی عملی زندگیوں میں نافذ کرے۔

۵. صوفیائے کرام اور خانقاہی نظام: سیرتِ طیبہ کا عملی مظہر

تاریخِ اسلام میں صوفیائے کرام اور ان کی قائم کردہ خانقاہوں نے نوجوانوں کی روحانی اور اخلاقی تربیت میں ہمیشہ ایک بے مثال اور کلیدی کردار ادا کیا ہے۔ خانقاہیں محض قیام گاہیں نہیں بلکہ کردار سازی کی وہ عظیم تربیت گاہیں ہوتی ہیں جہاں علمِ ظاہر کے ساتھ ساتھ علمِ باطن یعنی قلب و روح کی پاکیزگی کا خصوصی اہتمام کیا جاتا ہے۔ باعمل صوفیائے کرام اپنی ذات میں سیرتِ نبوی ﷺ کا چلتا پھرتا اور عملی مظہر ہوتے ہیں، جن کا حسنِ اخلاق، شفقت، سادگی اور زہد و تقویٰ نوجوان نسل کے لیے ایک زندہ اور متحرک نمونہ پیش کرتا ہے۔ یہ وہ روحانی مراکز ہیں جہاں محض اوراق اور کتابوں کے بجائے صحبتِ صالح اور مرشد کے حسنِ عمل سے کردار کی تعمیر

19۔ ابوداود سلیمان بن اشعث، أبوداود في السنن، (لاہور، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، ۲۰۱۲)، الرقم: 559

20۔ القرآن: 125/16

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research
Journal of Islamic Studies
Special Seerah Issue 2026

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)

Published:
August 31, 2026

ہوتی ہے اور نوجوانوں کو دین کی حقیقی روح، اعتدال اور محبتِ الٰہی کا خالص درس ملتا ہے۔ صحبتِ صالحین اور روحانی رہنمائی کی اہمیت کے پیشِ نظر قرآنِ مجید میں واضح ہدایت کی گئی ہے:

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ" [21]

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچوں (راست بازوں) کے ساتھ ہو جاؤ

حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں

علماء کی مجالس سے الگ نہ رہو اس لئے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے روئے زمین پر علماء کی مجالس سے مکرم کسی مٹی کو پیدا نہیں فرمایا۔[22]

اسی طرح اچھی اور پاکیزہ صحبت کے اثرات کو واضح کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے ایک نہایت خوبصورت اور جامع مثال بیان فرمائی:

"مَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ وَالسَّوْءِ، كَحَامِلِ الْمِسْكِ وَنَافِخِ الْكِيرِ" [23]

نیک اور برے ہم نشین کی مثال کستوری اٹھانے والے اور بھٹی دھونکنے والے کی طرح ہے

ایک اور مقام پر دین کا اصل مغز یعنی 'احسان' کا مفہوم بتاتے ہوئے نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ" [24]

احسان یہ ہے کہ تم اللہ کی عبادت اس طرح کرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو، اور اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے تو وہ یقیناً تمہیں دیکھ رہا ہے۔

ان قرآنی اور نبوی دلائل سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ انسان کی کامل اصلاح کے لیے محض لفظی علم کافی نہیں، بلکہ کسی باعمل اور صاحبِ دل رہنما کی پاکیزہ صحبت ناگزیر ہے۔ سیرتِ نبوی ﷺ کے اخلاقی پہلوؤں کو نوجوانوں کی زندگی میں نافذ کرنے کا ایک انتہائی مؤثر طریقہ یہ ہے کہ ان کا تعلق مستند اور باعمل صوفیائے کرام کی محافل اور خانقاہوں سے استوار کیا جائے۔ خانقاہی نظام میں ذات پات، رنگ و نسل اور دنیاوی حیثیت سے بالاتر ہو کر خالصتاً انسانی ہمدردی، اخوت اور عاجزی کا جو عملی درس دیا جاتا ہے، وہ نوجوانوں کے اندر سے تکبر، انتہاپسندی اور مادیت پرستی جیسے روحانی امراض کا قلع قمع کر دیتا ہے۔ جب ایک نوجوان ان روحانی مراکز میں عفو و در گزر، رواداری اور ایثار کا عملی مشاہدہ کرتا ہے، تو اس کے دل میں خود بخود رسول اللہ ﷺ کے اسوۂ حسنہ پر عمل پیرا ہونے کا سچا جذبہ بیدار ہوتا ہے، جو بالآخر ایک

21. القرآن:119/9
22۔ امام غزالی، احیا العلوم الدین (کراچی: دار الاشاعت، س ن)، ۱ : ۴۶۰
23 ۔ مسلم بن حجاج القشیری، صحیح مسلم (لاہور: شبیر برادرز، ۲۰۰۷)، الرقم:6692
24 ۔ نفسِ مصدر، الرقم:97

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Special Seerah Issue 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
August 31, 2026

صالح، پرامن اور متوازن معاشرے کی تشکیل کا باعث بنتا ہے۔

سیرتِ نبوی ﷺ کا معاصر اطلاق: نتائج بحث

مقالے کے اس حصے میں کیے گئے تجزیے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ دورِ حاضر کی پیچیدگیوں، بالخصوص ٹیکنالوجی کے منفی اثرات سے نمٹنے کے لیے ایک 'تطبیقی نبوی قائدانہ ماڈل' کا نفاذ ناگزیر ہے۔ یہ ماڈل ایک ہولیسٹک حکمتِ عملی ہے جو نوجوانوں کی کردار سازی میں کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی چار آفاقی صفات یعنی صداقت، امانت، تبلیغ اور فطانت عصرِ حاضر میں ایک 'اخلاقی الگورتھم' کا کام کرتی ہیں۔ یہ الگورتھم ڈیجیٹل دور کی خرافات کے خلاف ایک ڈھال بنتا ہے، اور نوجوانوں کے اندر روحانی سالمیت کے ساتھ ساتھ تنقیدی ڈیجیٹل شعور کو بھی مضبوط کرتا ہے۔ اس ماڈل کا اطلاق ثابت کرتا ہے کہ نبوی اقدار زمان و مکان کی قید سے آزاد ہیں اور دورِ حاضر کے سماجی اداروں میں مکمل طور پر نافذ العمل ہیں۔

خلاصہ اور سفارشات

مجموعی طور پر یہ تحقیق اس بات پر زور دیتی ہے کہ سیرتِ نبوی ﷺ نوجوان نسل کے لیے محض ایک جامد یا تاریخی حوالہ نہیں ہے، بلکہ یہ فکری، نفسیاتی اور عملی تربیت کا ایک مکمل نظامِ حیات ہے۔ عصری تعلیم جو کہ نوجوانوں کو صرف مادی دوڑ میں شامل کر رہی ہے، اس کا حل اسی صورت ممکن ہے جب ہم تعلیم کو دوبارہ روحانیت اور اقدار کے ساتھ جوڑیں۔

سفارشات:

اس تحقیقی مقالے کے اختتام پر، موضوع کی وسعت اور عصرِ حاضر کے تقاضوں کو مد نظر رکھتے ہوئے، مستقبل کے محققین اور اہلِ علم کے لیے درج ذیل سفارشات پیش کی جاتی ہیں:

1. موجودہ سکولوں، کالجوں اور جامعات کے نصاب میں سیرتِ نبوی ﷺ کے عملی نفاذ کے حوالے سے مقداری اور معیاری (Quantitative and Qualitative) تحقیق کی جانی چاہیے۔ اس تحقیق کا مقصد یہ جانچنا ہو کہ نصاب کا کتنا حصہ محض نظریاتی ہے اور کتنا حصہ طالب علموں کی عملی کردار سازی اور رویوں کی تبدیلی میں مؤثر ثابت ہو رہا ہے۔
2. اس بات پر خصوصی تحقیق ہونی چاہیے کہ سماجی ابلاغ (سوشل میڈیا)، متحرک تصاویر اور جدید برقی ذرائع کو استعمال کرتے ہوئے سیرتِ طیبہ کے پیغام کو آج کے نوجوان کے ذہن اور نفسیات کے مطابق کیسے مؤثر ترین انداز میں پیش کیا جا سکتا ہے۔ اس میں دورِ حاضر کے ابلاغی ماہرین اور علمائے سیرت کی مشترکہ تحقیق درکار ہے۔
3. آج کا نوجوان بے چینی، مایوسی اور ذہنی دباؤ جیسے نفسیاتی امراض کا شدت سے شکار ہے۔ اس موضوع پر نفسیاتی ماہرین کے اشتراک سے تحقیق کی جائے کہ

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Special Seerah Issue 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: August 31, 2026

سیرتِ نبوی ﷺ کی روشنی میں ان نفسیاتی مسائل کا سائنسی اور روحانی علاج کیسے ممکن ہے، اور اسوۂ حسنہ کس طرح ذہنی صحت کی بحالی میں مددگار ثابت ہو سکتا ہے۔

4. دورِ حاضر کی خانقاہوں اور باعمل صوفیائے کرام کے نوجوانوں پر پڑنے والے اثرات کا جدید تعلیمی اداروں کے ساتھ تقابلی جائزہ لیا جائے۔ اس تحقیق میں یہ دیکھا جائے کہ جو نوجوان روحانی اور تربیتی محافل سے وابستہ ہیں، ان کے اور عام نوجوانوں کے اخلاقی رویوں، قوتِ برداشت اور معاشرتی ذمہ داری میں کیا نمایاں فرق پایا جاتا ہے۔

5. موجودہ دور میں معاشی مصروفیات کے باعث والدین کا بچوں کو وقت دینا کم ہو گیا ہے، جس سے تربیت متاثر ہو رہی ہے۔ محققین کو اس پہلو پر کام کرنا چاہیے کہ جدید خاندانی ڈھانچے اور وقت کی کمی کے اندر رہتے ہوئے والدین گھر کے ماحول میں سیرتِ نبوی ﷺ کی تعلیمات کو کس طرح مؤثر طریقے سے نافذ کر سکتے ہیں۔

6. نوجوان طالبات اور خواتین کے مسائل آج کے دور میں انتہائی پیچیدہ ہو چکے ہیں۔ امہات المؤمنین اور صحابیاتؓ کی سیرت کی روشنی میں آج کی نوجوان لڑکیوں کی اخلاقی، سماجی اور فکری رہنمائی کے لیے خصوصی تحقیقی مقالات لکھے جانے چاہئیں، تاکہ وہ جدید دور کے فتنوں کا مقابلہ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں کر سکیں۔

7. تحقیق کے ان نئے زاویوں پر کام کرنے سے نہ صرف سیرتِ طیبہ کے نت نئے عملی پہلو اجاگر ہوں گے، بلکہ ریاستی اداروں، پالیسی سازوں اور تعلیمی ماہرین کو نوجوان نسل کی فکری و اخلاقی اصلاح کے لیے ٹھوس، عصری اور قابلِ عمل لائحہ عمل مرتب کرنے میں بھی بھرپور مدد ملے گی۔

مصادر و مراجع

1. القرآن
2. صحیح البخاری، محمد بن اسماعیل بخاری، صحیح بخاری (الریاض: دارالسلام للنشر والتوزیع، ۱۴۱۹ھ)
3. مسلم بن حجاج القشیری، صحیح مسلم (لاہور: شبیر برادرز، ۲۰۰۷)
4. احمد بن شعیب بن علی نسائی، سنن نسائی (کراچی: ضیاالقرآن پبلی کیشنز، 2012)
5. ابوداود سلیمان بن اشعث، أبوداود في السنن، (لاہور، ضیاءالقرآن پبلی کیشنز، ۲۰۱۲)
6. محمد بن عیسیٰ الترمذی، سنن ترمذی (بیروت: دارالتاصیل، 2016)
7. شہاب الدین القضاعی، مسند الشہاب (لاہور: مکتبہ اسلامیہ، 2016)
8. امام غزالی، احیاالعلوم الدین (کراچی: دارالاشاعت، س ن)
9. علی بن محمد بن ابراہیم، تفسیر خازن (بیروت: دار لکتب العلمیہ، ۱۹۹۵)
10. ابی الحسن علی بن محمد الجزری، اسد الغابہ (بیروت: دارالفکر، س ن)
11. محمود احمد غازی، محاضراتِ سیرت (لاہور: الفیصل ناشران، 2007)
12. سید سلیمان ندوی، خطباتِ مدراس (کراچی: مجلس نشریاتِ اسلام، 2002)
13. Paramita and Chusairi, "THE EXEMPLARY CHARACTER OF PROPHET MUHAMMAD,
14. Tanveer Qasim, Abdul Ghaffar, and Waqas Ali Haider, "Empowered by Prophetic (PBUH) Guidance," Advance Social Science Archive Journal 3, no. 2 (2025): 712.

CC BY